دارالافتاء

دارالافتاء میں مختلف خطوط آتے رہتے ہیں جن میں پوچھا جاتا ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں سورج اور چاند تک جانا ممکن ہے یا نہیں اور ایک مسلمان کا اس کے متعلق کیا عقیدہ ہونا چاہئے؟ اس کے متعلق عرض ہے کہ :۔

عقیدۂ اسلامی | انسان کیلئے سورج اور چاند پر چڑھنا ممکن ہے۔ اور اس سے قرآن و حدیث اور حکمت ایمانی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ البتہ حکمت یونانی پر اس کا اثر پڑتا ہے۔۔۔ اس عقیدہ پر بہت سے دلائل موجود ہیں۔ اختصار کی وجہ سے صرف تین دلائل پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

دلیل اوّل | حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ وہ آسمان کو جسد عنصری کے ساتھ اٹھائے گئے ہیں۔ اور یہ عقیدہ قرآن و حدیث اور اقوال سلف اور اجماع امت سے روز روشن کیطرح ثابت ہے۔ تو اگر خلائی سفر ناممکن ہوتا تو عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف نہ اٹھایا جاتا۔

دلیل دوم | خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات کو جسد اطہر کے ساتھ آسمانوں کیطرف اٹھائے گئے اور سدرۃ المنتہیٰ بلکہ اس سے بھی بلند مقام تک پہنچائے گئے۔ قرآن اور ذخیرۂ احادیث سے یہ امر بخوبی واضح ہے۔ تو معلوم ہوا کہ خلائی سفر انسان کے لئے اگرچہ خلاف عادت ہے لیکن خلاف شریعت نہیں ہے۔

دلیل سوم | اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : وان کان کبر علیک اعراضھم فان استطعت ان تبتغی نفقاً فی الارض او سلماً فی السماء فتاتیھم بآیۃ ۔ (سورۃ انعام) "اگر آپ یہی چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح یہ کافر مسلمان ہی ہو جائیں تو آپ خود اس کا انتظام کیجئے اور اسباب کو مہیا کرکے ان کے ذریعے سے زمین یا آسمان میں جاکر کوئی فرمائشی معجزہ لے آئیے اگر آپ کو قدرت ہو"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں معجزہ کے غیر اختیاری ہونے اور تسلی دینے کے ضمن میں۔ زمین کے اندر جانے اور آسمان پر چڑھنے کے اسباب کے ممکن ہونے کیطرف بھی اشارہ فرمایا ہے۔ لہٰذا یہ ایک ناممکن چیز نہیں ہے۔ بلکہ ممکن اور شدنی امر ہے۔

قرآن و حدیث کی رُو سے مسلمان اور کافر میں یہ فرق موجود ہے کہ کافر کی روح خواہ جسم کے ساتھ ہو یا جسم کے بغیر، آسمان تک جا سکتی ہے۔ لیکن آسمان پر چڑھ نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں : ان الذین کذبوا بآیاتنا واستکبروا عنھا لا تفتح لھم ابواب السماء ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔ "جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور بوجہ تکبر اس سے اعراض کرتے ہیں۔ ان کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جائیں گے اور کبھی جنت میں نہ جائیں گے۔ جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے کے اندر نہ چلا جائے" (اعراف۔ ع ۵)

اور پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں : فیستفتح لہ فلا یفتح لہ ثم قرء الآیۃ المذکورۃ ثم تطرح روحہ (رواہ احمد مشکوٰۃ ص ۱۵۶) "کافر کی روح کیلئے آسمان کے کھولنے کا مطالبہ کیا جائیگا تو اس کے لئے نہ کھولا جائے گا، اور اسے پھینکا جائیگا۔"

ایک شبہ | یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ صحیحین کی روایت میں آیا ہے کہ معراج کی رات کو پیغمبر اسلام نے آسمان اوّل میں آدم علیہ السلام کو ملاقات کے وقت ایک عجیب حالت میں پایا وہ یہ کہ اُن کے دائیں بائیں کچھ اشخاص نظر آتے تھے۔ تو جب حضرت آدمؑ دائیں طرف دیکھتے تو ہنستے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رو پڑتے۔ آپ کے استفسار پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کے متعلق فرمایا کہ "یہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ دائیں طرف جنتی ہیں اور بائیں طرف دوزخی ہیں" ۔۔۔۔ تو سوال یہ ہے کہ دوزخی اور کافر کس طرح آسمان میں نظر آئے۔ حالانکہ کافروں کے ارواح اور اجسام آسمان پر نہیں چڑھ سکتے۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ قرآن و حدیث میں اُن ارواح کے نہ چڑھنے کا ذکر ہے۔ جو کہ جسم میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کے پاس وہ ارواح تھے جو کہ ابھی تک جسم میں داخل

نہیں کئے گئے تھے۔ اور ابھی تک ان سے کفر کا ظہور نہ ہوا تھا۔ اور دوسرا جواب یہ ہے کہ بعض ارواح اسی وقت زمین پر اجسام میں تھے اور بعض ارواح سجین میں تھے۔

اور بعض اس جگہ میں تھے جو کہ جسم کے تعلق سے پہلے ان کا مستقر ہے۔ لیکن حضرت آدم علیہ السلام اور پیغمبر علیہ السلام کو کشف کی وجہ سے قریب اور آسمان میں دکھائے گئے۔

صعود شمس و قمر | قرآن و حدیث میں سورج اور چاند کے مقام کے متعلق سکوت ہے۔ اور "کل فی فلک یسبحون" سے نہ فہم کیا جائے کہ یہ آسمان میں ہیں۔ کیونکہ فلک گول چیز کو کہتے ہیں۔ اور چونکہ شمس و قمر کی حرکت مستدیرہ ہے۔ اس لئے اس کے مدار کو فلک فرمایا خواہ وہ آسمان ہو یا وہ فضا جو دو آسمانوں کے درمیان ہے۔ یا وہ فضا جو زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔ اور یا آسمان کی تخن ہو۔ سلف صالحین سے تفسیر در منثور وغیرہ میں مختلف تفسیریں منقول ہیں۔ علامہ آلوسی بغدادی کل فی فلک یسبحون کی تفسیر میں فرماتے ہیں: قال اکثر المفسرین ھو موج مکفوف تحت السماء تجری فیہ الشمس والقمر۔ "اکثر مفسرین کہتے ہیں اس سے مراد آسمان کے تلے موج مکفوف ہے جس میں سورج اور چاند اپنی گردش کرتا ہے۔"

البتہ یونانی حکماء کہتے ہیں کہ چاند پہلے آسمان میں ہے اور سورج چھوتے آسمان میں ہے۔ تو اگر کوئی کافر انسان چاند یا سورج میں گیا تو قرآن و حدیث کے تقاضا کے موافق ہم اس نتیجہ کو پہنچیں گے۔ کہ چاند اور سورج آسمان سے نیچے ہیں اور یہ حکمت یونانی کا عقیدہ غلط ہے کہ چاند اور سورج آسمان میں ہیں ورنہ کافر اس تک نہ جا سکتے۔ بہرحال اس کا اثر حکمت ایمانی پر نہ پڑے گا۔ بلکہ حکمت یونانی پر پڑے گا۔

بعث ارباب عروج | سورج اور چاند میں پہنچنے کے بعد اگر کوئی وہاں مر جائے تو اس کے متعلق قرآن پاک کے ظاہر الفاظ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کے بدن کے تمام اجزاء یا بعض زمین کو نفخ ثانی سے پہلے (دنیا میں یا قیامت میں نفخ اول کے بعد) پہنچیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: منھا خلقنٰکم وفیھا نعیدکم ومنھا نخرجکم تارۃ اخریٰ۔ (سورۃ طٰہٰ ع ۳) "ہم نے تم کو زمین سے پیدا کیا ہے۔ اور اسی میں دوبارہ لوٹا دیں گے۔ اور اسی سے دوبارہ تمہیں نکالیں گے۔"

واللہ اعلم وعلمہ اتم